www.wilayattimes.com
اشاعت کا تیسرا سال

ہفت روزہ
WILAYAT TIMES
ولایت ٹائمز
سرینگر

الله کی ولایت مومنین اور متقین پر ھے وہ انھیں تاریکی سے روشنی کی طرف نکال لاتا ھے

جلد:04 ☆ شمارہ نمبر:22 ☆ تاریخ:28 مئی 2018 تا 03 جون 2018ء بمطابق 12 رمضان 18 رمضان 1439ھ ☆ صفحات:16

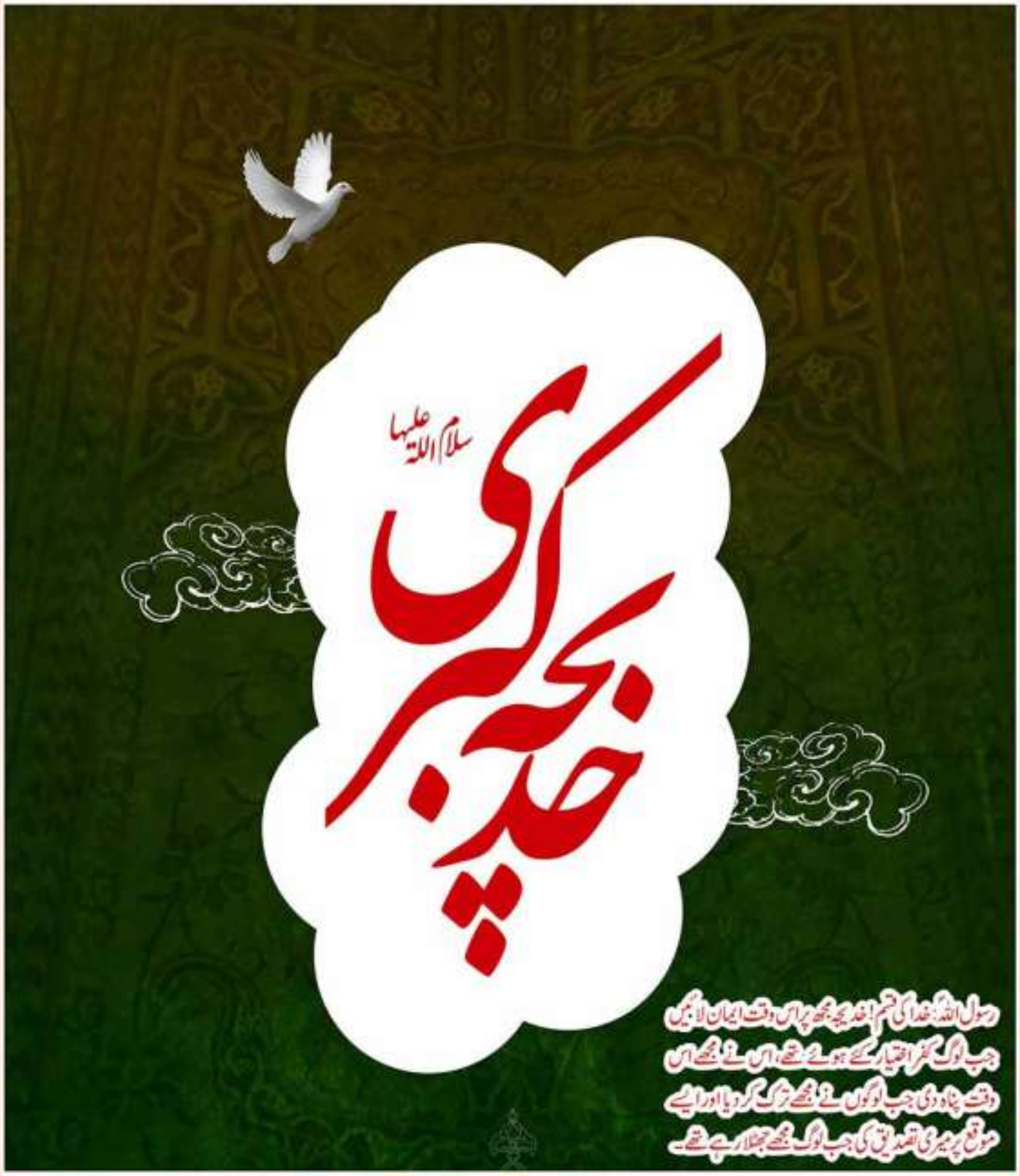

بانی آل سعود کے 18ویں بیٹے الولید بن طلال کی مختصر داستان

الولید بن طلال ابھی زیر حراست ہیں اور کہا جاتا ہے کہ وہ محمد بن سلمان کے خاص احکامات پر شدید تشدد کا نشانہ بنائے جاتے رہے ہیں

تاریخ پیدائش: 7 مارچ 1955ء
جائے پیدائش: جدہ
والد کا نام: بانی سعودی عرب عبدالعزیز آل سعود کے اٹھارویں بیٹے شہزادہ طلال بن عبدالعزیز آل سعود جنہوں نے سعودی عرب میں کئی اہم عہدوں کا چارج سنبھالا اور پھر سعودی نظام کے خلاف بغاوت کرتے ہوئے پانچ سعودی شہزادوں پر مشتمل "آزاد شہزادوں" کے نام سے تحریک چلائی جس نے سعودی عرب میں آئینی بادشاہت کے نفاذ کا مطالبہ کرتے ہوئے حکمران خاندان کو حکمرانی سے دستبردار ہونے کو کہا تھا۔ یہ تحریک بعد میں ختم کر دی گئی۔
والدہ کا نام: منی الصلح۔ لبنان کے پہلے وزیراعظم ریاض الصلح کی بیٹی
بیویاں: شہزادی دلال بنت سعود بن عبدالعزیز آل سعود (مطلقہ)
شہزادی لیمان السریری (مطلقہ)
شہزادی عبداللہ بنت راشد سعید الحمی (مطلقہ)
شہزادی اسماء بنت عیدان بن نائف الطویل (مطلقہ)
شہزادی امیرہ بنت عیدان بن نائف الطویل (مطلقہ)
بچے: خالد اور ریم
شہریت: سعودی اور لبنانی

شہزادہ الولید بن طلال کا شمار دنیا کے امیر ترین اور ارب پتی افراد میں ہوتا ہے اور مشہور امریکی رسالہ فاربز کے مطابق الولید بن طلال کے کل مالی اثاثے 18 ارب ڈالر سے بھی زائد ہیں۔

وہ شہزادہ طلال بن عبدالعزیز آل سعود کے دوسرے بیٹے ہیں اور ان کی والدہ منی الصلح لبنان کے پہلے وزیراعظم ریاض الصلح کی صاحبزادی ہیں۔

الولید بن طلال سعودی عرب کی سب سے بڑے کاروباری شخصیت ہیں اور ان کا کاروبار پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ الولید بن طلال نے اقتصادیات اور بزنس مینجمنٹ کی سند کیلی فورنیا میں واقع مینلو یونیورسٹی سے سن 1979ء میں حاصل کی۔ علاوہ ازیں الولید بن طلال کے پاس ڈاکٹریٹ کی 23 اعزازی ڈگریاں موجود ہیں۔

ابتدائی زندگی

سات سال کی عمر میں الولید بن طلال کے والدین نے علیحدگی اختیار کر لی جس کے بعد الولید اپنی والدہ کے ساتھ رہائش کیلئے لبنان منتقل ہو گئے جہاں انہوں نے بیروت کے ایک پرائمری سکول میں داخلہ لیا۔ سکول میں اکثر الولید بن طلال کی شکایت آتی رہتی تھی اور وہ اکثر اسکول سے بھاگ جاتے تھے۔ 1968ء میں والد کے مجبور کرنے پر الولید نے شاہ عبدالعزیز ملٹری کالج میں داخلہ لیا اور 1974ء میں الولید پھر سے واپس لبنان آ گئے۔

امریکہ سے اقتصادیات اور بزنس مینجمنٹ کی سند حاصل کرنے کے بعد الولید نے سنہ 1979ء میں سعودی عرب میں "کنگڈم ٹریڈ اینڈ رئیل اسٹیٹ" کے نام سے اپنی ایک کمپنی کی بنیاد رکھی جس نے بہت جلد ترقی کی منازل طے کرنا شروع کر دیں اور بالآخر 1996 میں الولید بن طلال نے اپنی کمپنی کا نام تبدیل کرتے ہوئے کنگڈم ہولڈنگ رکھ دیا جو کسی تعارف کی محتاج نہیں۔

کنگڈم کمپنی کے ذریعے الولید بن طلال نے کئی شعبوں میں سرمایہ داری کر رکھی ہے جن میں رئیل اسٹیٹ، ہوٹلنگ، میڈیا، سیاحت، بینکنگ، زراعت، تجارت، گاڑیوں کی صنعت وغیرہ شامل ہے۔

الولید بن طلال کی دنیا بھر میں مشہور متعدد ہوٹلز میں حصہ داری کے ساتھ ساتھ عالمی نیوز و انٹرٹینمنٹ کے ٹی وی چینلز میں بھی حصہ داری ہے، نیز الولید بن طلال کی مشہور زمانہ ایپل کمپنی اور ٹوئیٹر میں بھی 5.5 فیصد حصہ داری ہے۔

9 ستمبر 2011ء کے حملوں کے بعد الولید بن طلال نے نیویارک کے میئر کو 10 ملین ڈالر کا چیک بطور امداد پیش کیا، جس کے بعد الولید نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ نیویارک میں ہونے والے حملوں کے بعد ضرورت اس بات کی ہے کہ ان حملوں کا سبب بننے والی وجوہات سے نمٹا جائے اور میرے خیال میں امریکہ کو چاہیے کہ وہ مشرق وسطیٰ کے حوالے سے اپنی پالیسیوں پر نظر ثانی کرتے ہوئے مسئلہ فلسطین کو لے کر مزید متوازن موقف اختیار کرے۔ اس بیان کے نتیجے میں نیویارک کے میئر روڈی جولیانی نے الولید کو 10 ملین کا چیک واپس کر دیا۔ 2013 میں برطانوی عدالت نے الولید بن طلال کو حکم دیا کہ وہ ایک اردنی کاروباری خاتون شخصیت کو 10 ملین ڈالر بطور ہرجانہ ادا کرے جس نے الولید بن طلال اور سابق لیبی صدر معمر القذافی کے درمیان طے پانے والی خصوصی طیارے کی فروخت کی ڈیل میں کردار ادا کیا تھا۔ ڈیل کے تحت قذافی نے الولید سے 120 ملین ڈالر کی قیمت میں خصوصی طیارہ خریدا تھا، یہ طیارہ الولید بن طلال نے برونائی کے سلطان سے 95 ملین ڈالر میں خریدا تھا۔

4 نومبر 2017ء میں سعودی فرمانروا شاہ سلمان نے شاہی فرمان جاری کرتے ہوئے انسداد بدعنوانی کی کمیٹی کی تشکیل کا حکم دیا اور اپنے بیٹے اور ولی عہد محمد بن سلمان کو اس کمیٹی کا سربراہ مقرر کیا۔ اگلے دن محمد بن سلمان کے حکم پر درجنوں سعودی شہزادوں کو بدعنوانی اور کرپشن کے الزام میں گرفتار کیا گیا جن میں الولید بن طلال بھی شامل تھے۔

الولید بن طلال ابھی زیر حراست ہیں اور کہا جاتا ہے کہ وہ محمد بن سلمان کے خاص احکامات پر شدید تشدد کا نشانہ بنائے جاتے رہے ہیں۔ بعض ماہرین کے مطابق بدعنوانی اور کرپشن کے علاوہ الولید بن طلال کی گرفتاری کی ایک اور وجہ یہ ہے کہ ان کے اور امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے درمیان امریکی انتخابات کے دوران ٹوئیٹر پر کافی تلخ کلامی ہوتی رہی اور بات گالی گلوچ تک بھی جا پہنچی تھی اور چونکہ محمد بن سلمان اور ٹرمپ کے درمیان گہرے اور خوشگوار تعلقات ہیں اس لئے الولید بن طلال بھی بن سلمان کی گرفتاریوں کی زد میں آ گئے۔

دلت اور درانی کی مشترکہ کتاب؛مذاکرات پر زور

انڈیا اور پاکستان کے منجمد رشتوں کے درمیان انڈیا کے خفیہ ادارے 'را' کے سابق سربراہ اے ایس دلت نے کہا ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان جمود توڑنے کے لیے انڈیا کو پاکستان کی بری فوج کے سربراہ جنرل قمر جاوید باجوہ کو دلی آنے کی دعوت دینی چاہیے۔ اے ایس دلت نے یہ بات انڈیا کے ایک سرکردہ ٹی وی چینل این ڈی ٹی وی پر ایک بات چیت کے دوران کی۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات انتہائی خراب ہیں، رشتے منجمد ہیں اور امن کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ ان حالات میں کیا کیا جانا چاہیے؟ تو دلت نے جواب دیا کہ کچھ عرصے پہلے ٹریک ٹو کی ایک میٹنگ میں یہ صلاح دی گئی تھی کہ انڈیا کے قومی سلامتی کے مشیر کو اسلام آباد بلایا جائے۔ لیکن پاکستان میں کسی نے اس مشورے کو اہمیت نہیں دی۔ کسی نے بصیرت نہیں دکھائی۔ ان کا کہنا تھا کہ "میں بہت پر امید ہوں، وقت بہت بدل چکا ہے۔ دونوں کوریا ایک دوسرے سے بات کر سکتے ہیں۔ کسی نے سوچا تھا کہ صدر ٹرمپ اور کم جونگ ان کی ملاقات ہوگی؟ ہمیں بھی بڑا سوچنا چاہیے۔ ریڈ کارپٹ بچھائیے۔ جنرل باجوہ کو دلی آنے کی دعوت دیجیے۔ پھر دیکھیے کیا ہوتا ہے۔" ٹی وی پر اس بات چیت میں پاکستان کی خفیہ سروس کے سابق سربراہ جنرل اسد درانی بھی سکائپ کے ذریعے شامل تھے۔

دلت اور جنرل درانی نے انڈیا اور پاکستان کی صورتحال کے پس منظر میں مشترکہ طور پر ایک کتاب لکھی ہے جس کا عنوان "سپائی کرونیکلز: را، آئی ایس آئی اینڈ دی الیوژن آف پیس" ہے۔ دونوں سابقہ جاسوسوں نے کتاب کا بیشتر حصہ دبئی، استنبول اور کھٹمنڈو میں لکھا ہے۔ اس کتاب کی ریلیز کے مراسم میں جنرل درانی کو مدعو کیا گیا لیکن جنرل درانی ویزا نہ ملنے کے سبب دلی نہیں آ سکے۔ اے ایس دلت کا کہنا ہے کہ دونوں ملکوں کی خفیہ ایجنسیوں کے سربراہ ایک مشترکہ کتاب لکھتے ہیں یہی ایک غیر معمولی بات ہے۔ انھوں نے کہا کہ امن مشکل ضرور ہے لیکن اسے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ دونوں ملکوں کے تعلقات بہتر کرنے کے لیے پروازیں بڑھائی جانی چاہئیں اور "دونوں ملکوں کو کرکٹ کے روابط فوری طور پر بحال کرنے چاہئیں۔" (بشکریہ بی بی سی)

ولایت ٹائمز

28مئی2018ء تا3جون2018ء

رمضان انفرادی اور معاشرہ سازی کا مہینہ!

ماہ رمضان کا مقدس اور متبرک مہینہ تمام تر رحمتوں ،سعادتوں ، برکتوں ،اور بخششوں کے ساتھ امت مسلمہ پر سایہ فگن ہے۔اس انسانیت ساز ماہ جہاں ایک انسان روحانی طور پر ارتقائی منازل طے کر کے انسانیت کا پیکر بن جاتا ہے ،نفسانی خواہشات کا قلع قمع کر کے اخلاقیات کے نقطہ عروج پر پہنچ جاتا ہے ،شیطانی وسوسوں کو خیر باد کہہ کر الٰہی راستوں پر جادہ پیا ہوجاتا ہے ،نفس امارہ کا گلہ گھونٹ کر نفس مطمئنہ کے مقام تک پہنچنے کیلئے راہ ہموار کرتا ہے ،شیطان کی فولادی زنجیروں کو توڑ کر رحمانی رحمتوں کے بحر بیکراں میں غوطہ زن ہوجاتا ہے ۔ وہیں ماہ رمضان معاشرہ سازی کا بھی مہینہ ہے ۔اس مہینے میں معاشرے کے مفلس ،نادار ،مفلوک الحال لوگوں کی دشوار گذار زندگیوں کا احساس اور تجربہ ہر روزہ دار محسوس کرتا ہے ،ان کی مصیبت زدہ اور ستم رسیدہ شب و روز کی ذاتی طور سے واقفیت حاصل کی جاتی ہے ،علاوہ بریں اس مہینے میں دیگر سماجی برائیوں سے اجتناب کرنے کی بھی ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے۔ معاشرے کے تنگ دست طبقے کا خیال رکھ کر زکوۃ کی ادائیگی سے ان کی مالی معاونت کی جاتی ہے۔

رمضان در حقیقت ایک ماہ پر محیط تربیتی کورس ہے تاکہ انسان اسی تربیتی کورس کے تحت اپنی زندگی گذار کر خود بھی حقیقی معنی میں انسان بن جائے اور معاشرے کو بھی مثالی معاشرہ بنا سکے۔خالق کائنات نے اس یک ماہ تربیتی کورس کا مربوط انتظام و انصرام کر کے اپنے بندوں پر بہت بڑا احسان کیا ہے تاکہ اس کے بندے دنیائی جاہ و حشمت اور شان و شوکت کی چکا چوند روشنی سے خیرہ ہوکر اعلیٰ انسانی و اخلاقی اقدار سے بیگانہ نہ ہوجائیں۔

عصر حاضر میں اس تربیتی کورس کی سب سے زیادہ اہمیت و افادیت ہے۔لیکن حرماں نصیبی یہ ہے کہ ہم نے اس مقدس اور انسان ساز مہینے کو محض روزہ رکھنے تک ہی محدود رکھا ہے جبکہ اس کے معنوی پہلو کو یکسر صرف نظر کیا جارہا ہے۔ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ تربیت صرف اسلئے نہیں دی جاتی ہے کہ تربیت کے دوران اس کے اصول و خطوط پر عمل کیا جائے اور تربیتی کورس ختم ہوتے ہی اصولوں کے مخالف عمل کیا جائے۔

لہذا ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم رمضان کے اس تربیتی کورس کے مطابق زندگی بھر کیلئے نہیں تو کم سے کم اگلے سال یہ تربیتی کورس شروع ہونے تک عمل پیرا رہیں ۔ جب ہم ایسا کریں گے تو یقینی طور پر ہماری دنیا جنت کا نمونہ بن جائے گی اور ہر سو اعلیٰ انسانی و اخلاقی اقدار سایہ فگن ہوکر ایسا معاشرہ تشکیل پائے گا جو تمام انبیا ،اوصیا اور ائمہ کی کاوشوں اور خوابوں کی تعبیر ہوگا۔۔۔۔

رمضان سیزفائر: کیا کشمیر میں حالات بحال ہوجائیں گے؟

علیحدگی پسندوں کے اتحاد مشترکہ مزاحمتی فورم نے ابھی تک سیز فائر کے اعلان پر کوئی ردعمل ظاہر نہیں کیا۔ کشمیر کے شدید متاثرہ حصوں میں لوگوں کو توقع ہے کہ رمضان کے دوران انہیں ایک سال سے جاری آپریشن سے نجات ملے گی۔

ریاض مسرور سرینگر

سرینگر/ مرکزی حکومت نے ماہ رمضان میں وادی کشمیر میں سیز فائر کا اعلان کیا ہے۔ کشمیر میں فوجی آپریشنوں کے دوران مسلح جنگجوؤں کی حمایت میں مظاہرہ کرنے والوں کی پے در پے ہلاکتوں کے بعد وادی میں کشیدگی کی سطح بڑھ گئی جس کے بعد وزیر اعلیٰ محبوبہ مفتی نے حزب مخالف کی جماعتوں کے ساتھ مشاورت کی اور حکومت سے کہا کہ وہ رمضان کے مہینے میں سیز فائر کا اعلان کرے۔

شروع میں حکمراں جماعت بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے مقامی رہنماؤں نے اس تجویز کو مسترد کیا لیکن ایک ہفتے بعد بدھ کے روز بھارت کی وزارت داخلہ نے اعلان کیا کہ وزیر داخلہ راجناتھ سنگھ نے سیز فائر کے فیصلہ کی اطلاع خود محبوبہ مفتی کو دی ہے۔ محبوبہ مفتی نے اس فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر داخلہ راجناتھ سنگھ کا شکریہ ادا کیا۔اس اعلان میں کہا گیا کہ یہ فیصلہ اس لیے کیا گیا تاکہ مسلمان رمضان کے دوران سکون کے ساتھ روزے رکھ سکیں۔اعلان میں وضاحت کی گئی ہے کہ اگر فورسز پر حملہ کیا گیا تو وہ جوابی کارروائی کریں گے۔سیاسی حلقوں نے اس اعلان کا خیر مقدم کیا ہے۔سابق وزیر اعلیٰ اور اپوزیشن کے رہنما عمر عبداللہ نے کہا: ''سبھی سیاسی جماعتوں نے مطالبہ کیا تو دلی نے یہ اعلان کیا۔اگر اب عسکریت پسند بھی اس کا مناسب جواب نہیں دیں گے تو وہ ایکسپوز ہوجائیں گے۔'' قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس اعلان کے چند گھنٹوں بعد شوپیان کے جنگلات میں فوج اور عسکریت پسندوں کے درمیان مختصر تصادم ہوا۔پولیس کا کہنا ہے کہ عسکریت پسند جنگل میں چھپے ہوئے تھے اور انہوں نے فوج پر فائر کیا جسکے بعد ان کا محاصرہ کیا گیا تاہم وہ فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے۔

علیحدگی پسندوں کے اتحاد ''مشترکہ مزاحمتی فورم'' نے ابھی تک سیز فائر کے اعلان پر کوئی ردعمل ظاہر نہیں کیا۔ کشمیر کے شدید متاثرہ حصوں میں لوگوں کو توقع ہے کہ رمضان کے دوران انہیں ایک سال سے جاری آپریشن سے نجات ملے گی۔

تاہم گزشتہ ہفتے جب کل جماعتی اجلاس کے بعد محبوبہ مفتی نے سیز فائر کے مطالبے پر اتفاق رائے کے بعد نئی دلی سے اپیل کی تو فورم کے ایک رہنما میر واعظ عمر فاروق نے اسے مسترد کیا اور کہا کہ حکومت وقت گذاری سے کام لے رہی ہے۔

دریں اثنا مسلح گروپ لشکر طیبہ کے ترجمان ڈاکٹر عبداللہ غزنوی نے گروپ کے چیف محمود شاہ کا بیان نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ'' راجناتھ سنگھ کا اعلان ڈرامہ ہے۔ہمارے نزدیک سیز فائر گناہ اور ذلت ہے اور یہ شہدا کے خون سے غداری کے مترادف ہے۔ ہم مزاحمت میں سرگرم تھے اور سرگرم رہیں گے۔'' بیان کے مطابق محمود شاہ کا کہنا ہے: ''ہم مذاکرات کے حق میں ہیں، لیکن یہ مذاکرات خطے میں فوج کی موجودگی میں نہیں ہوسکتے۔'' تاہم جنوبی کشمیر کے شدید متاثرہ علاقوں میں لوگوں کو توقع ہے کہ رمضان کے دوران انہیں ایک سال سے جاری آپریشن سے نجات ملے گی۔ پلوامہ کے نوجوان راحیل کے بھائی اور ایک کزن تصادم آرائیوں کے دوران فوجی کارروائی میں مارے گئے ہیں۔کئی دیگر حلقوں کا کہنا ہے کہ سیز فائر کا اعلان سیاسی ہے اور فوج اپنی کارروائیاں جاری رکھے گی۔ راحیل کہتے ہیں: ''ہم کبھی چین کی نیند نہیں سوتے۔ ہر پل یہ ڈر رہتا ہے کہ فوج تلاشی کے لیے آئے گی۔اگر یہ اعلان واقعی سچ ہے اور فوج اس پر عمل بھی کرے تو رمضان میں کم از کم سکون ملے گا۔'' تاہم کئی دیگر حلقوں کا کہنا ہے کہ سیز فائر کا اعلان سیاسی ہے اور فوج اپنا کام جاری رکھے گی۔

ترال کے فاروق احمد کہتے ہیں کہ'' واجپائی کے زمانے میں جو سیز فائر ہوا اس میں بھی لوگ مارے گئے۔فوج اپنا کام جاری رکھے گی۔یہ بی جے پی کا سیاسی اتحاد بچانے کی خاطر صرف ایک خوشنما اعلان ہے۔'' واضح رہے کہ سیز فائر کے مطالبے پر نئی دلی کی خاموشی کے بعد کچھ حلقے یہ تاثر دے رہے تھے کہ پی ڈی پی بی جے پی سے سیاسی اتحاد توڑ دے گی۔

رمضان امن اور انسانیت کی بقاء کیلئے الٰہی دعوت نامہ

اس ماہ کی برکت کشمیر میں خوشحال لوٹ آئے

رمضان کا مبارک مہینہ پوری مسلم دنیا میں شروع ہوا ہے۔ رمضان اسلامی کیلنڈر کا 9واں مہینہ ہے۔ یہ روضہ کا مہینہ ہے۔ جس میں سبھی مسلمان فجر سے لے کر افطار تک کھانے، پینے اور جنسی ضروریات سے اجتناب کرتے ہیں۔ شمسی کیلنڈر کے مقابلے میں رمضان کی تاریخ مختلف ہوتی ہے اور ہر سال 10 دن پیچھے چلا جاتا ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر قرآن مجید کی پہلی آیت ماہ رمضان میں نازل ہوئی۔ سیاسی سطح پر حکومت کی جانب سے رمضان کے اس مبارک مہینے میں جنگ بندی کے اعلان نے عوام میں یہ امید پیدا کی ہے کہ اس سال کا ماہ رمضان پر امن حالات میں گزر جائے گا اور کشمیر میں دیرپا امن وامان کی بنیاد بن جائے گا۔ چنانچہ یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ وادی کشمیر ایک مسلم اکثریتی علاقہ ہے لہٰذا اس مبارک ماہ کو وادی کشمیر کے عوام میں کافی اہمیت حاصل ہے۔ وادی کشمیر کے عوام میں امید ہیں کہ کشمیر میں اس مبارک مہینے کی برکت سے امن اور خوشحالی واپس لوٹ کر آئے گی۔ "کے این پی" نے مختلف نامور اور مشہور لوگوں سے مل کر رمضان المبارک کی امن اور خوشحالی کے حوالے سے پیغام کو جاننے کی کوشش کی۔ مشہور سکالر اور پروفیسر ڈاکٹر حمید نسیم رفیع آبادی جو کشمیر یونیورسٹی کے اسلامک سٹڈی ڈیپارٹمنٹ کے سینئر فیکلٹی ممبر ہیں، نے بات کرتے ہوئے کہا کہ "رمضان کا مہینہ رحمتوں کا مہینہ ہے۔ روضہ کا فلسفہ انسانوں کو صبر، برداشت، روحانیت اور خود پر قابو سکھاتا ہے اور مسلمانوں کے لئے یہ ایک ایسا وقت ہے جس میں وہ اللہ کی رضا کے لیے روضہ رکھ سکتے ہیں۔ رمضان المبارک کے روزے ہم میں خود پر قابو، مخالف دنیا کے مقابلے میں قوت برداشت بڑھاتے ہیں لہٰذا جو سبق ہمیں ماہ رمضان دیتا ہے اس پر عمل درآمد کر کے ہم پورے عالم میں امن وامان اور خوشحالی برپا کر سکتے ہیں"۔ مولانا خورشید احمد کوناگو، جو ایک مذہبی سکالر ہیں نے بات کرتے ہوئے کہا کہ "رمضان ہمیں جسمانی خواہشات پر قابو پانا سکھاتا ہے لہٰذا مجھے پورا یقین ہے کہ اگر ہم خیالات کو حقیقی میں بدل دیں تو رمضان المبارک کے پیغام سے ہم عالمی امن اور بھائی چارے کی مثال قائم کر سکتے ہیں۔ قرآن مجید کو رمضان المبارک میں نازل کیا گیا اور اس کی تعلیمات واضح ہیں کہ "جس نے کسی انسان کو بے گناہ قتل کیا اس نے پوری انسانیت کو قتل کر دیا اور جس نے کسی انسان کی جان بچائی تو گویا اس نے پوری انسانیت کی جان بچائی۔ پوری دنیا کے ساتھ ساتھ کشمیر جو خونریزی سے برباد ہے ایک اچھے دور کی طرف لوٹ جاتا ہے اگر ہم رمضان المبارک کی صبر اور برداشت کی تعلیمات پر عمل درآمد کریں"۔ ارشاد احمد نامی ایک شہری نے بات کرتے ہوئے کہا کہ "رمضان مسلمانوں کے لئے سال کا ایک مبارک ماہ ہے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ روضوں کا فلسفہ ہمیں صبر اور برداشت، روحانیت اور خود پر قابو سکھاتا ہے اور مسلمانوں کے لئے یہ ایک ایسا وقت ہے جس میں وہ اللہ کی رضا کے لیے روضہ رکھ سکتے ہیں۔ ماہ مبارک میں ہم پچھلے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں، ہدایت مانگتے ہیں اور روز کے گناہوں سے برات کا عزم کرتے ہیں۔ اگر ہم رمضان کی تعلیمات کو صحیح معنوں میں لیں تو ہم اچھے انسان بن جائیں گے اور امن وخوشحالی کی زندگی بسر کر پائیں گے۔ مجھے امید ہے ہماری نوجوان نسل جو مشکلات سے دوچار ہے، وہ رمضان المبارک سے صحیح سبق حاصل کریں گے اور امن وخوشحالی کی زندگی بسر کریں گے"۔ رحمتی بخش یہ ہے کہ نامور اور عام انسانوں کی صلاح یہ ہے کہ کشمیر میں خصوصاً اور پوری دنیا میں بالعموم صبر، برداشت اور انسانیت کی تعلیمات کو ہر حال میں عملانا ہوگا۔ (کے این پی)

مرحوم علامہ شیخ مہدی کی برسی پر مجلس منعقد

مولانا قمی کا اتحاد امت پر زور

سرینگر/ وادی کشمیر کے نامور عالم دین حجت الاسلام والمسلمین مرحوم علامہ میر شیخ مہدی حسین نجفی ہمدانی کی برسی کے حوالے سے خشدہ بڈگام میں ایک مجلس منعقد ہوئی جس میں کثیر تعداد میں عقیدت مندوں نے شرکت کی۔ "ولایت ٹائمز" کو موصولہ بیان کے مطابق مجلس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جس کے فوراً بعد مرحوم ومغفور علامہ شیخ مہدی نجفی صاحب کو خراج پیش کرنے کیلئے ذاکرین کرام جن میں سید انیس موسوی صاحب اور میر شبیر حسین قابل ذکر ہیں نے کشمیری مرثیہ پڑھ کر سامعین کو مستفید فرمایا۔ مجلس کے دوران ولایت کے سربراہ مولانا سید محمد شبیر قمی نے مرحوم علامہ کی دینی و سماجی خدمات کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا اور رمضان المبارک کی اہمیت، افادیت اور فضیلت پر بھی روشنی ڈالی۔ مولانا قمی نے اتحاد امت پر زور دیتے ہوئے کہا دشمنان اسلام نے دین اسلام کے خلاف کمر کس لیا ہے جو مسلکی اختلافات کو جنم دے کر عالم اسلام کو کمزور کرنے کی سرتوڑ کوششیں کر رہے ہیں لہٰذا امت اسلامیہ کو بھی چاہئے کہ دشمن کی ان ناپاک سازشوں اور مذموم عزائم کے خلاف سیسہ پلائی دیوار ہوکر مقابلہ کریں۔ مولانا قمی نے فلسطین اور کشمیر کی سنگین صورتحال پر تشویش کا اظہار کیا۔ مولانا قمی نے تاریخی جامع مسجد سرینگر میں نہتے روزہ داروں اور نمازیوں پر فورسز کی بربریت پر سخت برہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ایک منصوبہ بند سازش کے تحت اس تاریخی و مذہبی مقام کی شناخت کو مٹانے کی کوشش کی جا رہی ہے جو کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کی حرکتیں مداخلت فی الدین ہے جس کا انجام بھیانک ہوگا۔ مولانا نے مظلومین جہاں بالخصوص کشمیری قوم کی آزادی کیلئے دعا کی۔

کس قسم کے طرز زندگی نے حضرت خدیجه (س) کو ام المومنین بنا دیا تھا؟

ولایت ٹائمز رمضان اسپیشل

اسلامی کیلنڈر میں دس ماہ مبارک رمضان پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا اور اسلام قبول کرنے والی پہلی خاتون کی وفات کا دن ہے کہ جنہوں نے اپنی پوری کائنات کو اسلام پر قربان کرتے ہوئے (السابقون السابقون) کا مصداق بن گئیں۔ اسی مناسبت سے حوزہ علمیہ کے استاد اور تاریخ محقق حجت الاسلام سید یونس مرتضوی سے گفتگو کی گئی ہے کہ جس کا خلاصہ قارئین کے پیش خدمت ہے:

حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا کی زندگی کے امتیازی فرق کے لیے بس اتنا ہی کافی ہے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو عالمین کی بہترین عورتوں میں سے قرار دیا ہے۔ حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا ایک کامیاب خاتون اور مکہ کی مشہور تاجر اور دولتمند تھیں۔

شوہر کے انتخاب کو حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا کی کامیابی کا ایک سبب قرار دیا جا سکتا ہے چونکہ اتنی زیادہ دولتمند ہونے کے باوجود شوہر کے انتخاب کیلئے کچھ خاص معیار اور اصول رکھتی تھیں، آپ ہرگز طاقت اور مال ودولت نہیں چاہتی تھیں اور وہ ایک اچھا اخلاق، امین اور صادق شوہر کی تلاش میں تھیں۔

اگرچہ ہمارے رسم ورواج کے مطابق مرد، عورت سے رشتہ مانگنے جاتا ہے لیکن حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا خود اپنے شوہر کا انتخاب کرتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کرتی ہیں: میں آپ سے محبت کرتی ہوں اور آپ سے میری محبت کی پہلی وجہ یہ ہے کہ میں آپ کی رشتہ دار ہوں اور دوسری یہ کہ آپ اپنی قوم میں شرافت، امانتداری، صداقت اور بہترین اخلاق کے مالک ہونے کی وجہ سے مشہور ہیں۔ لہٰذا اگر آپ مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہیں تو آپ بھی اپنا چچا سے کہیں اور میں بھی اپنے چچا سے کہتی ہوں۔

یہ وہ پہلا معیار تھا کہ جسے حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا نے شوہر کے انتخاب میں مدنظر قرار دیا تھا۔ اگر یہ معیار ہمارے معاشرے میں بھی قائم ہو جائے تو اس کی بہت زیادہ برکات ہوں گی۔

حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا کی دوسری خصوصیت ان کی عفت اور پاکدامنی ہے وہ بھی اس معاشرے میں کہ جو جہالت اور جھوٹ بولنے، مال ودولت لوٹنے، مال ودولت جمع کرنے اور بیہودہ کاموں کو اقدار سمجھتا تھا یعنی جس معاشرے میں غیر اخلاقی اقدار، اخلاقی قدروں میں تبدیل ہو چکی تھیں۔ ایسے معاشرے اور حالات میں حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا عفت اور پاکدامنی میں اتنی شہرت رکھتی تھیں کہ انہیں طاہرہ کہا جاتا تھا۔

حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا کی شخصیت کا ایک اور نمایاں پہلو ایثار اور قربانی ہے۔ جنہوں نے اسلام اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہدف کی راہ میں اپنا سب کچھ قربان کر دیا تھا۔ جیسا کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا: حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا کے مال ودولت سے بڑھ کر میرے لیے کوئی اور مال ودولت فائدہ مند نہیں تھا۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اور روایت میں فرمایا: اسلام، خدیجہ سلام اللہ علیہا کے مال اور علی علیہ السلام کی تلوار سے پھیلا ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ اسلام تین چیزوں سے پھیلا ہے: پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلام کے اخلاق، خدیجہ سلام اللہ علیہا کے مال اور علی علیہ السلام کی تلوار سے۔

حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا کی شخصیت کا ایک اور نمایاں پہلو، آپ کی ولایت محوری ہے۔ حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا اپنے شوہر کی فرمانبردار تھیں اور انہیں اپنا ولی جانتی تھیں اور آپ نے ہرگز اپنے مال ودولت پر فخر نہیں کیا بلکہ بالعکس اپنے پورے مال کو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اختیار میں دے دیا اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدیجہ اس وقت مجھ سے ملیں کہ جب تمام لوگ مجھ سے دور بھاگ گئے تھے، انہوں نے اسلام کی راہ میں مجھے تنہا نہیں چھوڑا ہے اور ہمیشہ میری حمایت کی، اللہ تعالیٰ اس پر رحمت نازل کرے کہ وہ ایک بابرکت خاتون تھیں۔

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ موجودہ معاشرے اور پوری تاریخ میں حضرت خدیجہ علیہا السلام پر جو سب سے بڑا ظلم ہوا ہے وہ یہ ہے کہ آپ کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر نہیں کیا جا سکا ہے۔ جب کہ مغرب میں چھوٹی سے خدمت انجام دینے والے کو نمونہ عمل بنا دیا جاتا ہے۔ ہمارے پاس اتنے زیادہ نمونہ عمل اور آئیڈیلز موجود ہیں لیکن ہم ان کا تعارف نہیں کرواتے ہیں۔

مسلمانوں کو ایک دوسرے کیلئے فکرمند ہونے کی ضرورت: میرواعظ

سرینگر/کل جماعتی حریت کانفرنس کے چیئرمین اور متحدہ مجلس علماء جموں کشمیر کے امیر میرواعظ ڈاکٹر مولوی محمد عمر فاروق نے رمضان المبارک کے مقدس ایام کو بے مثال برکتوں کا حامل اور اس مہینے میں فرض کئے گئے روزوں کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک بندے کی قربت اور تعلق کا اہم ترین ذریعہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ روزہ داری کا مطلب محض بھوکا اور پیاسا رہنا نہیں بلکہ تزکیہ نفس اور روحانی لذتوں سے آشنائی حاصل کرنے کا نام ہے۔

"ولایت ٹائمز" کو موصولہ بیان کے مطابق رمضان المبارک کے عشرہ رحمت میں وعظ و تبلیغ کی مجالس کے سلسلے میں جامع اہلحدیث وگنی پورہ عیدگاہ میں نماز عصر کے بعد ایک بھاری دینی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے میرواعظ نے کہا کہ یہ مقدس مہینہ ایک مسلمان کو ایک ایسے مثالی انسان کا کردار ادا کرنے کا پابند بناتا ہے جو انفرادی عبادات کے ساتھ ساتھ سماجی اور معاشرتی سطح پر درپیش مسائل کے سدباب اور ایک دوسرے کے ساتھ احسان اور ایثار برتنے کا مظاہرہ کر سکے۔ انہوں نے کہا کہ رمضان المبارک مسلمانوں کو نفسانی خواہشات کے خلاف جہاد، سماجی خرافات سے اجتناب، برے کاموں سے دوری، ناداروں، یتیموں اور مسکینوں کی اعانت اور عبادات الٰہی کا خوگر بناتا ہے لیکن رمضان المبارک میں روزہ داروں سے اللہ تعالیٰ کا جو سب سے بڑا تقاضہ ہے وہ یہی ہے کہ عبادات الٰہی کی انجام آوری اور برائیوں سے اجتناب اپنے نفس اور سماج کے تزکیہ کا عمل پورے سال جاری رہے اور محض رمضان کے مہینے میں برائیوں سے اجتناب برتنے سے تقدس رمضان کے تقاضے پورے نہیں ہوتے۔ میرواعظ نے کہا جس طرح اس عظیم مہینے میں ہماری مسجدیں، خانقاہیں اور آستانہ جات عبادت گزاروں سے بھر جاتے ہیں اور ہم سماج کے کمزور لوگوں کی مدد کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت لینے کی کوشش کرتے ہیں ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمارے ان نیک کاموں کا سلسلہ پورے سال چلتا رہے تب جاکر حقیقی معنوں میں ہماری روزہ داری کے الٰہی اور معنوی تقاضے پورے ہو جاتے ہیں۔ میرواعظ نے کہا کہ ہماری ذات کے علاوہ ہمارا سماج اور ہمارا معاشرہ جو آج کل شدید ترین خرافات کی زد میں آچکا ہے ہماری خصوصی توجہ کا مستحق ہے اور اگر ہماری سماجی اور معاشرتی زندگی سنور جاتی ہے تو سماج سے برائیاں خود بخود ختم ہو جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ سماج اور قوم کو درپیش گوناگوں مسائل اور چیلنجز کے علاوہ من حیث القوم آج ہم جن حالات سے دوچار ہیں ان پر نماز جمعہ کے موقعہ پر اپنے وعظ و تبلیغ کے دوران مرکزی جامع مسجد سرینگر میں اظہار خیال کرتا رہتا ہوں لہٰذا ہماری ملی اور قومی اجتماعیت کا تقاضا ہے کہ لوگ اس دن جوق در جوق مرکزی جامع مسجد سرینگر کا رخ کریں تاکہ وہ موجودہ صورتحال کے حوالے سے آگاہی حاصل کر سکیں اور اس کو اپنی حد تک محدود رکھنے کے بجائے دوسروں کو بھی حالات و واقعات سے باخبر کرنے کا ملی فریضہ انجام دیں۔

اسلام کی پیروی میں مسلمانوں کے تمام مشکلات کا حل مضمر

جمعیت اہلحدیث کے مولانا الکندی کا رمضان سے استفادہ کرنے کی تلقین

سرینگر/جمعیت اہلحدیث کے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر عبداللطیف الکندی نے کہا کہ انسانی زندگی پر رمضان کے خوشگوار اثرات شر سے خیر اور بگاڑ سے بناؤ کی طرف لے جاتے ہیں۔ "ولایت ٹائمز" نے نقل کیا ہے کہ کے این این کے مطابق سنت الٰہی ہے اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت اس وقت تک تبدیل نہیں کرتا جب تک وہ خود اپنے کو بدلنے پر آمادہ نہ ہو۔ شہر قرآن کی آمد کا مقصد ہی ہے کہ انسانی نفوس پر اللہ کی حکمرانی قائم ہو اور ذہن و ضمیر پر شریعت کے کامل چھاپ ہی روزہ داروں اور شب زندہ داروں کی دنیائے اندروں میں حیرت انگیز اور خوشگوار اثرات پیدا کرنے کا باعث بن سکتی ہے۔ اس تبدیلی کا رجحان شر سے خیر بگاڑ سے بناؤ، کج روی سے ہدایت ڈگمگاہٹ سے استقامت، کوتاہیوں سے عمل اور اخلاق رذیلہ سے اخلاق عالیہ کی طرف ہو جاتا ہے اور یہ جب تک ممکن ہی نہیں، جب تک بندگان خدا وحی ربانی کی روشنی میں اپنی ساری حیات گزارنے اور سنوارنے کا عہد نہ کرے۔ ان باتوں کا اظہار جمعیت اہلحدیث جموں و کشمیر کے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر عبداللطیف الکندی نے کوکی باغ سرینگر، وتی پاریسر سرینگر اور وادی کے مختلف قطعوں میں بھاری رمضانی اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا ساری انسانیت بالعموم اور امت مسلمہ بالخصوص ضرب زدہ کرب زدہ ہے لیکن یاس و قنوط کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں ضروری ہے کہ شعائر اسلام سے ہی ہر مسلمان کا دل پھر روشن ہو اور ملت کو عظمت گم گشتہ واپس مل سکے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام میں ہی یہ صلاحیت موجود ہے کہ وہ پژمردہ انسانیت کو حیات نو فراہم کرے۔ دریں اثناء بڑزلہ، رمبہ، نارہ بل، گاڈ کدل، ستوار، چھورو بل، سمبھو پریر شاہ، خان صاحب، بانگات گنی پورہ، نوبت الفراح پورہ، گنی کراک کنڈ، رعنا واری، داون بھون، عید گاہ سوپور، بارہ مولہ، شوپیان، بازار مسجد، ماوورہ کھتانہ میں بھاری تبلیغی اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے علماء جمعیت نے عامۃ المسلمین سے وحدت فکر و عمل کے بل پر کمزور امت میں انتشار و افتراق پیدا کرنے کی ہر شر پسند کی ناپاک کوششیں ناکام بنانے کی دردمندانہ اپیل کی۔

مقررین نے بالخصوص اہل ریاست سے گزارش کی کہ وہ جمعیت کے تبلیغی، دعوتی، تعلیمی پروگراموں کے فروغ کے لئے حسب سابق عطیات و صدقات اس کے لئے وقف کرے۔ بالخصوص جمعیت نے وادی کے کئی ضلعوں میں ہسپتال قائم کرنے کے جو عظیم منصوبے لئے کا جو عمل شروع کیا ہے۔

حاجن بانڈی پورہ میں ایک شہری کی گلا کٹی لاش برآمد

سرینگر/ضلع بانڈی پورہ کے حاجن علاقے میں جمعہ کو ایک مرتبہ پھر اس وقت کہرام بپا ہوا جب نامعلوم مسلح افراد کے ہاتھوں اغوا کئے گئے شہری کی گلا کٹی ہوئی نعش برآمد کی گئی۔ ادھر پولیس نے واقعہ کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ نوجوان کی ہلاکت میں عسکری تنظیم لشکر طیبہ کے مقامی جنگجو ملوث ہے۔ سی این آئی کو ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حاجن علاقے میں گزشتہ شب اس وقت سنسنی پھیل گئی جب نامعلوم مسلح افراد نے گنڈ پرنگ گاؤں میں 39 سالہ محمد یعقوب وگے جو کہ پیشے سے ایک کسان بتایا جا رہا ہے کے گھر میں داخل ہو گئے اور مذکورہ شہری کو اغوا کیا۔ ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ جمعہ کی صبح علاقے میں اس وقت سنسنی پھیل گئی جب محمد یعقوب وگے کی سر کٹی لاش اس کے مکان کے نزدیک برآمد کی گئی۔ اسی دوران معلوم ہوا ہے کہ جیسے ہی نوجوان کے قتل کی خبر علاقے میں پھیل گئی تو وہاں کہرام بپا ہو گیا جبکہ لوگوں کی بھاری تعداد نے مقتول نوجوان کے گھر پہنچ کر لواحقین کی ڈھارس بندھائی۔ ادھر پولیس کے ایک سینئر افسر نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ نوجوان کی اغوا کاری کے بعد قتل کیلئے لشکر جنگجو ذمہ دار ہے۔ پولیس کے ایک افسر نے بتایا کہ محمد یعقوب کو پہلے جنگجوؤں نے اغوا کیا جس کے بعد اس کا قتل کیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ واقعہ کی نسبت پولیس نے ایف آئی آر درج کر لی ہے اور ابتدائی تحقیقات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ حاجن ہلاکتوں میں مقامی لشکر جنگجو ملوث ہے۔

خواتین کے حقوق سے متعلق جانکاری کیمپ

سرینگر/ریاستی کمیشن برائے خواتین نے ڈی سی آفس کمپلیکس بڈگام میں قومی کمیشن برائے خواتین نئی دہلی کے اشتراک سے خواتین کے لئے ایک قانونی جانکاری پروگرام کا اہتمام کیا۔ پروگرام میں کمیشن کی چیئرپرسن نعیمہ احمد مہجور اور ضلع ترقیاتی کمشنر غلام محمد ڈار خاص طور پر موجود تھے۔ اس موقعہ پر بولتے ہوئے نعیمہ احمد مہجور نے کہا کہ اس طرح کے پروگراموں کے انعقاد کا مقصد سماج میں خواتین کو ان کے حقوق کے بارے میں جانکاری دی جارہی ہے جو کہ ان کے حقوق اور مفادات کا تحفظ کر سکتے ہیں۔ نعیمہ احمد مہجور نے کہا کہ ریاست کے تمام ڈگری کالجوں میں اس طرح کے پروگراموں کا انعقاد کئے جانے کا منصوبہ ہے تاکہ طلباء کے لئے ان کی تشویشوں کا ازالہ کرنے کی راہ ہموار ہو سکے۔ انہوں نے خواتین کو ان کے گھر سے ہی بااختیار بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔

مسلمانوں کی پسماندگی اور اضطرابی حالت قابل تشویشناک: علامہ حامی

سرینگر/سڑکوں، مسجدوں اور خانقاہوں سمیت ریاست کے طول و عرض میں غیر ریاستی پیشہ ور بھکاریوں کی ایک بڑی تعداد موجود ہونے کے سبب عوام و خواص تشویش کا شکار ہو رہے ہیں اگرچہ بعض احباب اسے ایک سوچی سمجھی سازش قرار دیتے ہیں تاہم اس بات پر غور کرنے کی اشد ضرورت ہے کہ ایسی صورتحال سے حقیقی مستحقین کی محرومی ممکن ہے۔ چونکہ ریاست کے طول و عرض میں نادار، مفلوک الحال، مساکین، ایتام اور حالات سے متاثرہ لوگوں کی ایک خاصی تعداد مالی معاونت کی حقیقی مستحق ہیں جن کی مالی معاونت اخلاقی، انسانی اور اسلامی فرض ہے۔ ان باتوں کا اظہار امیر کاروان اسلامی انٹرنیشنل پیر طریقت علامہ غلام رسول حامی نے ریکام بڈگام میں زیارت شیخ العالم شیخ نور الدین نورانی رحمۃ اللہ علیہ پر جمعۃ المبارک کے موقع پر ایک بھاری عوامی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت پورے عالم اسلام میں شدید درد و کرب کے حالات موجود ہیں جس میں شام، فلسطین، برما اور کشمیر قابل توجہ ہیں لہٰذا صاحب ثروت لوگ نیز دینی اور سیاسی و سماجی جماعتوں اور انجمنوں پر یہ لازمی ہے کہ وہ رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں مکمل طور حقیقی مستحقین کو پہچان کر ممکنہ مالی معاونت کریں تاکہ معاشرے میں بیچر گوگوئی جیسے واقعات رونما نہ ہو پائیں۔ انہوں نے کہا میں نے اس سے پہلے بھی ریاست میں سرگرم ایسے لوگوں کے بارے میں انکشاف کیا تھا جو ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت ریاست میں شراب، منشیات اور بے راہ روی کے مراکز چلا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسلم معاشرے میں اسی لئے زکوٰۃ کا انتخاب ایک فکری عمل اور بنیادی عبادات کے طور جانی جاتی ہے تاکہ اس امر الٰہی کے ذریعے سے معاشرے میں مالی استحکام ہو کر غربت، بے چینی، بے راہ روی اور غیر اخلاقی افعال کا خاتمہ ممکن ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں بھی متعدد مقامات پر شراب کی بوتلیں تقسیم ہو رہی ہیں جو معاشرے میں انتہائی تکلیف دہ اور مذموم فعل ہے۔

مذاکراتکار دنیشور شرما کی وزیر اعلیٰ اور ریاستی گورنر سے ملاقات

سرینگر/ریاست جموں کشمیر کیلئے مرکزی حکومت کی طرف سے خصوصی نمائندے دنیشور شرما نے آج یہاں راج بھون میں گورنر این این ووہرا سے ملاقات کی۔ گورنر اور شرما نے ریاست میں امن و امان کی بحالی کی اہمیت پر تفصیلی غور و خوض کیا۔ انہوں نے ماہ صیام کے مقدس موقعہ پر یکطرفہ فائر بندی کا اعلان، بین الاقوامی سرحد اور ایل او سی پر کراس بارڈر فائرنگ و دیگر اہم معاملات پر غور و خوض کیا۔ اس دوران مرکز کے خصوصی نمائندے دنیشور شرما نے آج یہاں وزیر اعلیٰ محبوبہ مفتی سے ملاقات کی۔ میٹنگ کے دوران ریاست کی کلیم صورتحال بالخصوص مرکز کی طرف سے ماہ صیام کے دوران فائر بندی کے اعلان جیسے معاملات زیر بحث آئے۔ شرما نے وزیر اعلیٰ کو مختلف علاقوں میں سماج کے مختلف طبقوں سے ہوئی بات چیت کے بارے میں آگاہ کیا اور ریاست میں سرحدوں پر موجودہ صورتحال کے بارے میں بھی جانکاری دی۔

خاتون بزرگ حضرت خدیجہ کبری (س)

10 رمضان سنہ 10 بعثت کو رسول اکرم (ص) کی شریک حیات حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا نے مکہ میں وفات پائی۔ آپ قریش کی دولت مند اور نامور خاتون تھیں اور بعثت سے 15 سال قبل رسول اکرم (ص) کی زوجیت میں آئیں۔ حضرت خدیجہ (س) پہلی فرد خاتون تھیں جو رسول اکرم (ص) پر ایمان لائیں اور ایمان لانے کے بعد پوری قوت کے ساتھ دین اسلام کی ترویج میں لگ گئیں۔ آپ نے اپنی تمام دولت وثروت دین الہی کی ترویج واشاعت کے لئے رسول اکرم (ص) کے حوالے کردی اور ہمیشہ آپ (ص) کی مونس و مددگار رہیں۔ حضرت خدیجہ (س) کی ذات گرامی رسول اکرم (ص) کے لئے اتنی زیادہ اہم تھی کہ اس عظیم خاتون کی رحلت کو رسول اکرم (ص) نے بڑی مصیبت قرار دیا۔ حضرت خدیجہ (س) کی رحلت پر رسول اکرم (ص) نے فرمایا تھا کہ: خدا کی قسم خدیجہ (س) سے بہتر خدا نے مجھے کوئی چیز عطا نہیں کی، وہ اس وقت مجھ پر ایمان لائیں جب لوگ کفر میں مبتلا تھے اس وقت میری آواز پر لبیک کہا جب لوگ مجھے جھٹلاتے تھے اور اس وقت اپنے مال وثروت میں برابر کا شریک قرار دیا جب لوگوں نے مجھ سے رشتہ توڑ لیا تھا۔ واضح رہے کہ اسی سال رسول اکرم (ص) کے چچا حضرت ابوطالب کی بھی وفات ہوئی تھی اور ان دونوں کے شدید غم کے سبب رسول اکرم (ص) نے اس سال کو غم کا سال "عام الحزن" قرار دیا تھا۔

25 برس کی عمر مبارک میں رسول خدا (ص) حضرت خدیجہ کا مال تجارت لے کر ان کے غلام میسرہ کے ہمراہ تجارتی سفر پر شام روانہ ہوئے۔ راستے میں میسرہ نے حضور کے اخلاق اور عادات وخصائل دیکھے تو آپ کا گرویدہ ہو گیا۔ واپس آکر اس نے حضرت خدیجہ کو تفصیل کے ساتھ آپ کے بارے میں بتایا۔ تجارت میں بھی حضور نہایت کامیاب رہے اور ماضی کی نسبت جناب خدیجہ کو زیادہ منافع حاصل ہوا۔ اس سفر میں بحیری کی آپ سے دوبارہ ملاقات ہوئی اور اس موقع پر اس نے کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ وہ نبی ہیں جن کی بشارت عیسی ابن مریم نے دی تھی۔

اسی سفر کے دوران حضور بصری میں ایک درخت کے نیچے ٹھہرے جو نسطورا راہب کی خانقاہ کے پاس تھا۔ حضور کو دیکھ کر نسطورا باہر نکل آیا اور اس نے میسرہ غلام سے دریافت کیا کہ اس درخت کے نیچے کون ٹھہرا ہے؟ اس نے کہا قریش اہل حرم میں سے ایک شخص محمد۔ اس پر نسطورا بولا کہ اس درخت کے نیچے عیسی علیہ السلام کے بعد آج تک یعنی تقریبا چھ سو برس تک نبی کے سوا کوئی نہیں ٹھہرا۔ پھر نسطورا آپ کے پاس آیا آپ کا سر اور آپ کے قدم چومے اور کہا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول وہ نبی امی ہیں جن کی بشارت عیسی نے دی تھی اور کہا تھا کہ میرے بعد اس درخت کے نیچے نبی امی ہاشمی عربی مکی صاحب الحوض والشفاعہ وصاحب لواء الحمد کے سوا کوئی نہیں ٹھہرے گا۔

جناب خدیجہ کو پیغمبر اسلام کے تجارتی سفر سے ماضی کی نسبت کافی زیادہ منافع حاصل ہوا۔ جناب خدیجہ نے پیغمبر اکرم کو طے شدہ معاوضے سے زیادہ معاوضہ دینا چاہا لیکن پیغمبر نے صرف وہی چار اونٹ معاوضے کے طور پر وصول کئے جو انہوں نے طے کئے تھے۔ جناب خدیجہ کو ان کے غلام میسرہ نے بھی شام میں پیش آنے والے واقعات سے تفصیل کے ساتھ آگاہ کیا۔ وہ پہلے ہی پیغمبر اکرم کے اخلاق اور رفتار وکردار سے بے حد متاثر تھیں یہ واقعات سننے کے بعد ان کی نظر میں پیغمبر کی قدر ومنزلت اور بڑھ گئی۔ اس وقت جناب خدیجہ کی عمر چالیس سال تھی وہ اپنی عفت وپاک دامنی کی بنا پر طاہرہ کے لقب سے معروف تھیں۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ اللہ تعالی نے ان کو حسن وجمال کی دولت سے بھی نوازا تھا۔ قریش کے بڑے بڑے سردار اور دولت مند ان سے شادی کے خواہش مند تھے جن میں ابوسفیان، ابو جہل اور عقبہ بن ابی معیط وغیرہ شامل تھے۔ ان افراد نے کئی بار جناب خدیجہ کو شادی کا پیغام بھیجا لیکن انہوں نے سب کو سختی سے انکار کر دیا۔ ان کا ضمیر ہمیشہ انہیں گناہ اور انحراف سے روکتا تھا اور نیکی واچھائی کی ترغیب دلاتا تھا۔ ان کے ضمیر نے انہیں اس بات کا یقین دلا دیا تھا کہ ان بت پرست سود خوروں کے ساتھ شادی ان کی شان کے خلاف ہے۔ اب جب محمد کی خوبیوں، اخلاق اور گفتار وکردار کے جوہر کھل کر ان کے سامنے آنے لگے تو وہ ان کے بارے میں سوچنے پر مجبور ہوگئیں۔ اسی رات جناب خدیجہ نے ایک انتہائی عجیب خواب دیکھا، انہوں نے خواب میں دیکھا کہ وہ اپنے گھر کے صحن میں کھڑی ہیں اور آسمان بالکل تاریک ہے اچانک ایک ستارہ چمکا اور خدیجہ کی توجہ اس کی طرف ہوگئی۔ ستارے کی روشنی آہستہ آہستہ بڑھتی گئی یہاں تک کہ وہ مہر تاباں کی شکل اختیار کر گیا اور پورا عالم اس کے نور سے روشن ہوگیا۔ پھر مہر تاباں نے نیچے کی طرف اترنا شروع کر دیا اور نیچے آتے آتے مکہ کے بالکل اوپر پہنچ گیا پھر اس نے مکہ کے گرد ایک چکر لگایا اور جناب خدیجہ یہ دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئیں کہ وہ خورشید عالمتاب براہ راست ان کے گھر کی طرف آیا اور صحن میں اتر گیا اور اپنے نور سے ان کے گھر کو روشن ومنور کر دیا۔ اسی اثنا میں جناب خدیجہ کی آنکھ کھل گئی اور اپنی ایسی حالت دیکھی جسے لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ اس رات پھر وہ دوبارہ نہ سو سکیں۔

صبح ہوتے ہی وہ اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس گئیں جو تعبیر خواب کے علم سے آگاہی رکھتا تھا۔ اسے اپنے اس حیرت انگیز خواب سے آگاہ کیا اور اس کی تعبیر دریافت کی ورقہ بن نوفل نے غور سے سننے کے بعد کہا کہ پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں خدیجہ یہ خواب تمہارے لئے ایک عظیم بشارت ہے۔ عنقریب تمہاری شادی روئے زمین پر موجود شریف ترین اور برترین مرد سے ہوگی جس کی شہرت نہ صرف زمین پر ہوگی بلکہ آسمان میں بھی ان کا شہرہ ہوگا۔ حضرت خدیجہ نے بخوبی جان لیا کہ روئے زمین پر شریف ترین اور برترین مرد کون ہے اور انہیں کس کے ساتھ شادی کی بشارت دی گئی ہے۔ انہیں ایک عرصے سے اس بات کا علم ہو چکا تھا کہ محمد کی شخصیت بے نظیر اور لاثانی ہے۔ لیکن وہ اپنی اور پیغمبر کی عمر کے فرق اور اپنے بہت زیادہ مالدار ہونے کو پیش نظر رکھتے ہوئے شادی کے بارے میں پیغمبر سے اپنی خواہش کے اظہار کے بارے میں تذبذب کا شکار تھیں۔ اپنی اس مشکل کو حل کرنے کے لئے انہوں نے مکہ کی ایک محترم خاتون نفیسہ بنت منیہ کو پیغمبر کے پاس بھیجا تا کہ وہ ان کی مرضی معلوم کریں۔ نفیسہ بنت منیہ نے آنحضرت سے کہا کہ اے محمد آپ کی سچائی، امانت داری اور پاک دامنی کے ہر طرف چرچے ہیں مکہ میں ہر لڑکی آپ سے شادی کرنے کی آرزو رکھتی ہے۔ اب تو آپ پچیس برس کے ہو گئے ہیں آپ شادی کیوں نہیں کر لیتے۔ پیغمبر نے اپنا سر جھکا لیا اور فرمایا میرے پاس کیا رکھا ہے کہ میں شادی کروں؟ نفیسہ نے کہا کہ اس کا انتظام ہو گیا ہے اور آپ کو ایک ایسی جگہ شادی کرنے کی دعوت دی جا رہی ہے جہاں حسن و جمال بھی ہے اور مال بھی، شرافت وپاک دامنی بھی ہے اور ثروت وقابلیت بھی۔ کیا آپ اسے قبول کریں گے۔ فرمایا وہ کون ہے؟ نفیسہ نے کہا خدیجہ۔ آپ نے فرمایا کیا وہ اس شادی پر راضی ہو جائیں گی جبکہ میرے اور ان کے رہن سہن میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ نفیسہ نے کہا اسے آپ میرے اوپر چھوڑ دیں میں انہیں راضی کرلوں گی اور ان سے بات چیت کرنے کے لئے آپ کو ان کے گھر لے جاؤں گی۔ آپ نے فرمایا اگر یہ بات ہے تو میں تیار ہوں نفیسہ یہ سنتے ہی خوشی سے نہال ہو گئیں اور خدیجہ کو یہ خوش خبری سنانے کیلئے جلدی سے ان کے گھر کی طرف روانہ ہو گئیں۔ پیغمبر اسلام جناب خدیجہ کے اخلاق وکردار سے بخوبی واقف تھے۔ دولت کی ہوس جہالت اور بت پرستی کے دور میں خدیجہ کی پاک دامنی، شرافت، عطا وبخشش اور یتیم نوازی زبان زد خاص وعام تھی۔ ایک ایسے شہر میں کہ جہاں تقریبا سب لوگ اپنے ہی ہاتھوں سے بنائے ہوئے پتھر اور لکڑی کے بتوں کے سامنے سر جھکاتے اور ماتھا ٹیکتے تھے، خدیجہ اور ان کے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل اس کام کو باطل سمجھ رہے تھے اور حقیقت کی تلاش وجستجو میں تھے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو بچپن سے ہی بت پرستی سے نفرت کرتے تھے کس طرح مکہ کی کسی ایسی لڑکی یا عورت سے شادی کر سکتے تھے جو بتوں پر گہرا اور پکا عقیدہ اور ایمان رکھتی تھی۔ صرف خدیجہ ہی وہ خاتون تھیں کہ جنہیں خدا نے ظہور اسلام سے قبل اپنے آخری پیغمبر کے ساتھ شادی کی اہلیت وقابلیت عطا فرمائی تھی۔

جب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نفیسہ کے ساتھ خدیجہ کی دعوت پر ان کے گھر تشریف لے کر گئے اور ان کے سامنے پہنچے تو ہر چیز گواہی دے رہی تھی کہ یہ کوئی معمولی شادی نہیں ہوگی بلکہ آسمانی اور ملکوتی رشتہ قائم ہونے جا رہا ہے۔ مکہ کی پاک دامن خاتون نے اپنی بات ایک جملے میں خلاصہ کر دی پیغمبر سے کہا میں آپ کی سچائی، امانت داری، نیک فطرت، بہترین اخلاق کہ جس کی ہر جگہ شہرت ہے اور آپ کی عظمت وبرتری کہ جو تمام لوگوں میں بے مثال ہے کی بنا پر آپ سے شادی کی خواہش مند ہوں۔ پیغمبر چونکہ ہمیشہ بزرگوں کا احترام کرتے تھے اس لئے خدیجہ کے جواب میں کہا۔ میں اس امر سے اپنے بزرگوں کو آگاہ اور ان سے مشورہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ جناب خدیجہ نے اس بات کو پسند اور قبول کیا اور طے پایا کہ دونوں کے بزرگ مل بیٹھیں گے اور ان کی موجودگی میں یہ کام انجام پائے گا۔ پیغمبر نے اپنے چچاؤں سے مشورہ کرنے کے بعد حضرت خدیجہ سے شادی کیلئے ہاں کر دی۔ شادی کی تاریخ طے ہوگئی اور پھر شادی کے دن پیغمبر اسلام اپنے چچاؤں کے ساتھ حضرت خدیجہ کے گھر تشریف لے گئے۔ مہمانوں کی آؤ بھگت کی گئی۔

حضرت ابوطالبؑ نے گفتگو کا سلسلہ شروع کیا اور خداوند متعال کی حمد وثنا کرنے کے بعد اپنے بھتیجے کا تعارف کراتے ہوئے کہا میرے بھتیجے محمد بن عبداللہ کا قریش کے کسی بھی مرد سے موازنہ کیا جائے تو بلاشبہ وہ اس پر برتری اور شرف رکھتا ہے۔ اگر چہ مالی لحاظ سے وہ تنگ دست ہے لیکن دولت آنے جانے والی چیز ہے اور یہ ہمیشہ ساتھ نہیں رہتی جبکہ تقوی اور شرافت ایسی چیز ہے جو پائیدار اور باقی رہنے والی ہے اور کوئی بھی دولت اس کا مقابلہ اور برابری نہیں کر سکتی۔ حضرت ابوطالب نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تعارف کرانے کے بعد اپنی بات ختم کی۔ ان کے بعد حضرت خدیجہ کے چچازاد ورقہ بن نوفل نے بات کرنا شروع کی۔ وہ چونکہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتی خصوصیات اور حیرت انگیز مستقبل سے کسی حد تک واقف تھے اور انہوں نے حضرت خدیجہ کا خواب سننے کے بعد پیشین گوئی کی تھی کہ ان کی شادی دنیا کے باشرف ترین مرد سے ہوگی۔ ورقہ بن نوفل نے کہا کہ مکہ میں کوئی بھی آپ کے فضائل اور شرافت کا منکر نہیں ہے۔ ہم بھی صمیم قلب سے آپ کے ساتھ رشتہ جوڑنا چاہتے ہیں۔ حضرت خدیجہ کا مہر 400 درہم طے ہوا اور نکاح حضرت ابو طالب نے پڑھایا حضرت خدیجہ نے اپنا جھکا ہوا چہرہ اوپر اٹھایا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خوبصورت اور پرکشش چہرے کو دیکھا اور اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ کس طرح ان کی زندگی اس خورشید عالمتاب کے آنے سے روشن ومنور ہوگئی ہے اور ان کا حیرت انگیز خواب حقیقت کا روپ دھار گیا ہے۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت خدیجہ کی شادی کی تقریب خدیجہ کے گھر میں منعقد ہوئی۔

یہ گھر اس شادی سے قبل غریبوں اور محتاجوں کی جائے پناہ تھا اس شادی کے بعد وہ ان کے لئے مزید اہمیت اختیار کر گیا کیونکہ ان کی آنکھوں نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ با اخلاق اور مہربان کسی اور کو نہیں دیکھا تھا اور حضرت خدیجہ سے زیادہ عطا وبخشش کی حامل کوئی اور شخصیت نہیں دیکھی تھی اور اب وہ دیکھ رہے تھے کہ ان دو عظیم ہستیوں کی شادی ہو رہی ہے لہذا ان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔ اس مبارک موقع پر جناب خدیجہ کے گھر کے قریب جمع ہونے والے فقیروں، غریبوں اور نادار افراد کی اونٹ کے گوشت سے تواضع کی جا رہی تھی اور ان کی زبانیں شکر کے کلمات ادا کر رہی تھیں۔ حضرت خدیجہ اپنے شوہر کے روحانی مقام ومرتبے اور حیرت انگیز مستقبل سے بخوبی واقف تھیں اور اسی بنا پر وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گہری دلچسپی لے رہی تھیں۔ شادی کے بعد انہوں نے اپنی ساری دولت پیغمبر کے اختیار میں دے دی کہ وہ جہاں اور جیسے چاہیں خرچ کریں۔ پیغمبر اکرم نے شادی کے بعد اسی راستے کو جاری رکھا جو حضرت خدیجہ نے شادی سے قبل اختیار کیا تھا یعنی یتیموں، غریبوں اور ناداروں کی مدد کرنے کا راستہ۔ یہ بے مثال جوڑا دنیا کی تمام عورتوں اور مردوں کے لئے مکمل نمونہ عمل ہے۔ شادی کے بعد پیغمبر اسلام اپنے چچا ابو طالب کے گھر سے حضرت خدیجہ کے گھر منتقل ہو گئے اور حضرت خدیجہ نے اپنا گھر اور تمام دولت وثروت پیغمبر اکرم کے اختیار میں دے دی۔ حضرت ابو طالب کے ہاں غریبانہ زندگی گزارنے کے بعد پیغمبر خدیجہ کے مال ودولت سے بھرے گھر میں منتقل ہو گئے لیکن پیغمبر کے طرز زندگی میں ذرہ برابر تبدیلی نہ آئی۔ ان کی زندگی اسی طرح سادہ رہی۔ انہوں نے غریبوں اور محتاجوں کی مدد نہ صرف جاری رکھی بلکہ اپنے پروردگار سے راز ونیاز کا سلسلہ بھی جاری رکھا اور اس کے لئے وہ پر شور شہر سے باہر پہاڑوں اور غاروں میں جاتے تھے۔

حضرت خدیجہ اور ابو طالب رسول کے دو ایسے مدافع تھے جنکی زندگی میں کفار قریش کی طرف سے آپ کو کوئی گزند نہیں پہنچا لیکن رسول اللہ کے یہ دونوں جانثار ایک ہی سال بہت مختصر وقفے سے یکے بعد دیگرے دنیا سے رخصت ہو گئے اور روایات کے مطابق رسول اللہ پر دونوں مصیبتیں ہجرت سے تین سال قبل اور شعب ابی طالب سے باہر آنے کے کچھ روز بعد واقع ہوئیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سال کو عام الحزن قرار دیا اور یہ مصیبت رسول کیلئے اتنی سخت تھی کہ رسول خانہ نشین ہو گئے اور آپ نے حضرت خدیجہ اور حضرت ابوطالب کی وفات کے بعد باہر نکلنا بہت کم کر دیا تھا۔ ایک روز کسی کافر نے آپ کے سر پر خاک ڈال دی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی حالت میں گھر میں داخل ہوئے آپ کی زبان پر یہ کلمات تھے "قریش ابوطالب کی زندگی میں مجھکو کوئی گزند نہیں پہنچا سکے"۔ آپ حضرت ابوطالب اور خدیجہ کی زندگی میں اطمینان سے تبلیغ میں مصروف رہتے تھے۔ خدیجہ گھر کی چار دیواری میں اور ابوطالب مکہ کی گلیوں میں آپ کے مدافع تھے۔

حضرت خدیجہ جب تک زندہ رہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اطمینان وسکون کا سبب بنی رہیں دن بھر کی تبلیغ کے بعد جب آپ بجھے ہوئے دل اور پژمردہ چہرے کے ساتھ گھر میں قدم رکھتے تو خدیجہ کی ایک محبت آمیز مسکراہٹ آپ کے مرجھائے ہوئے چہرے کو پھر سے ماہ تمام بنا دیا کرتی تھی، حضرت خدیجہ کی محبتوں کے زیر سایہ عالمین کیلئے رحمت بنکر دنیا کی ایذا رسانیوں کو بھلا کر ایک نئے جوش وجذبے اور ولولے کے ساتھ ڈوبتے ہوئے ستاروں کا الوداعی سلام اور مشرق سے سر ابھارتے ہوئے سورج سے خراج لیتے ہوئے ایک بار پھر خانہ عصمت وطہارت سے باہر آتے اور باطل کو زیر و زبر کرنے والی لا الہ الا اللہ کی بلند بانگ صدا سے مکہ کے در و دیوار ہل کر رہ جاتے کفار جمع ہوتے رسول پر اذیتوں کی یلغار کر دیتے لیکن انسانیت کی نجات اور انسانوں کی اصلاح کا خواب دل میں سجائے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش آیند مستقبل کے تصور میں ہر مصیبت کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کرتے رہے اور آپ کے اسی صبر وتحمل اور آپ کی پاکدامن زوجہ کے تعاون اور جانثاری سے آج ہم مسلمان جہان پر پرچم توحید کے ظہور اور رسول کے اس خواب اصلاح کو شرمندہ تعبیر کرنے کے لئے آپ کے اس آخری جانشین کے انتظار میں سرگرداں ہیں جو زمین کو عدل وانصاف سے پر کر دیگا۔

For US and Saudi Arabia, Yemen War Is a Luxury They Can Afford

More than three years of UN-led negotiations to end Yemen's war have failed. This failure is a result of American-Saudi dominated process at the Human Rights Council unwilling to take responsibility for the bloodshed and stop the conflict. Peace talks have failed because the US insists they should also include negotiations on the division of Yemen.

Yemen is still suffering under the US-backed, Saudi-led war of aggression and deceit, and the world community is not doing anything about it.

With the illegal war in its fourth year, Yemen's economy is on the verge of collapse, infectious disease is rampant, and the Saudi-led invading forces pose an existential threat to the country. The regime-change war has left Yemen in what some are calling the world's "largest humanitarian crisis to date."

To put this situation into further perspective, consider that Yemen has a population of 27 million people. Approximately 18.8 million - 69 percent of the country's population - is in need of immediate humanitarian assistance. The illegal blockade, airstrikes, instability, war, security threats, and a lack of basic infrastructure have prevented aid organizations from helping.

To make matters worse, just like Saudi Arabia, the United States has no interest in helping to mitigate this humanitarian crisis. Quite the opposite, it prevents a political settlement to end the war – even though this could negatively affect regional stability and be disastrous for US interests.

And no, the fighting between the Houthi Ansarullah and the Saudi-led forces is not symbolic of a much larger struggle between Iran and Saudi Arabia. There are no Iranian forces there to undermine Saudi influence in the Arab world and increase Tehran's own. It's a myth that feeds the Iranophobia flames and misreads the events in the country and throughout the region.

Yemen's only sin is that it has geo-strategic importance. The country borders two US allies and sits at the convergence point of the Red Sea and the Gulf of Aden, overlooking the Bab el Mandab Strait - a key trade route, particularly for oil. A daily 4.7 million barrels of oil are transported through that strait. At its most narrow point, the Bab el Mandab is only 18 miles wide, meaning that ships must pass closely together, usually only two at a time. Serious disruptions of this route could constrict the flow of Persian Gulf oil to Europe and the western hemisphere and raise world oil prices.

The Saudis claim as the war continues and Iranian influence grows, Tehran may seek to expand its leverage by escalating the potential threat to ships passing through the waterways. Again, this is rubbish. It is the Saudi-led war that has been devastating for Yemen's civilians and regional stability. Iran has always been trying to encourage a political settlement. It is Saudi Arabia and the United States who are not willing to see it into fruition. To prove the claim, it would be enough to note that the Gulf of Aden was an insecure waterway and ships came under attack by the Somali pirates on a daily basis. But since Iran's naval forces deployed in there, they have secured voyage not just for Iranian vessels, but also for all cargo ships and oil tankers of the world countries. A major part of the several thousand anti-piracy missions conducted by the Iranian Navy has been for the rescue of foreign ships. In one of such cases, they rescued a Chinese vessel that later brought Beijin's official appreciation and admiration for the brave mission.

Any settlement will be impossible until Saudis stop stoking the fire with their indiscriminate airstrikes. Without a solution to end the airstrikes, Yemen's humanitarian crisis will only get worse. It gets worse. With the US military already fueling Saudi jets, the White House is escalating the conflict, from sending troops to the border regions to further intelligence sharing and direct US military intervention in the war. The United Nations can stop the US from fueling the bloodshed. But it is doing nothing even though there's an American imprint on every civilian life lost there.

This conflict is not complex and multi-faceted. On the surface, it is a power struggle among the political elite, but it is in fact driven by long-term American-Israeli-Saudi designs for the region at the expense and marginalization of the majority of the Yemeni population. Their gambit to control the region has helped fuel the ongoing war, and must be addressed to bring lasting peace.

More than three years of UN-led negotiations to end Yemen's war have failed. This failure is a result of American-Saudi dominated process at the Human Rights Council unwilling to take responsibility for the bloodshed and stop the conflict. Peace talks have failed because the US insists they should also include negotiations on the division of Yemen.

The US is not genuinely interested in ending the conflict. According to the most recent reports by human rights groups, the Americas have taken advantage of the conflict to develop a wide range of income streams through arms sales and other illicit activities. For the Military-Industrial Complex, the war is a luxury they can afford for many more years. They know that a peace deal is bad for business. It will also require the removal of their occupying forces and closing of their illegal military bases they have built around Yemen over the past few years.

Printer,Publisher & Owner:Waseem Raja;Editor in Chief:Waseem Raja;Ass.Editor:Mohammad Afzal Bhat;R.N.I No:JKBIL/2015/6342
Published From:Maisuma Bazar,Gaw Kadal Srinagar (J&K);Adms.Office:Natipora Sgr; Printed at:Khidmat Offeset,Abi Guzar The Bund,Srinagar;
Contact:+91-9419001884;Email:editorwilayattimes@gmail.com; Website:www.wilayattimes.com

3rd Year of Publication

Srinagar

WILAYAT Weekly TIMES

The Student of Govt.Middle School Patwaw Budgam Kashmir namely Adil Ali Rather is suffering from acute leukemia (Blood Cancer)and is undergoing treatment at SKIMS Soura .He belongs to poor family and cost of treatment is huge which is beyond the reach for his family .Kindly help him to save the precious life.

Account No:0078041000002207,IFSC:JAKA0MAJLIS

JK Bank Budgam Kashmir,

M.No:+91-9622757732

Vol:04 | Issue:22 | Pages:16 | 28th May 2018 to 3rd June 2018 | Rs.5/-

Unity among Muslim;a key to success

(ATFS)

JKLF Chairman Yasin Malik addressed a gathering at Masjid Imam-e-Zamana

Srinagar: Unity is key to our success and only weapon with which we can triumph over falsehood. Slogans of development and economic growth have always been used by India to deny our freedom and right to self determination. Distance from religion has corrupted our society and put our social fabric in jeopardy. This was stated by the chairman of Jammu Kashmir Liberation Front (JKLF) Muhammad Yasin Malik while addressing a gathering after Friday Prayer at Masjid Imam-U-Zaman, the bund Abi Guzar Srinagar.

In a Statement to Wilayat Times,Stressing upon the need of strengthening unity among the ranks and files of Muslim Ummah, JKLF chairman in his speech said that we all believe in one Allah and his last Messenger (Pbuh), recite one Kalima, pray towards one Kabah and follow one Quran and hence should stand united in all aspects of life. He said that enemy wants to divide us in the name of sects and creed and it is the duty of Ulema and Imams to forge and strengthen unity among our ranks. While referring to recent statement of India Prime Minister Nerander Modi during his Kashmir visit in which he talked about

development and peace,JKLF chairman said that every occupational power talks about peace, progress and development of the occupied land and lures oppressed people with the slogans of development, government jobs, quality life and other materialistic things like these. India from last seventy years has been doing the same and trying to pacify or deny our right to freedom and self-determination by various means of corruption like stated above but all this has yielded India nothing but shame, said JKLF chairman.

In fact this delay in resolving the basic issue of Jammu Kashmir by talks of development and progress has turned Kashmiris more brave more resilient and more passionate for their freedom and right to self determination, asserted Yasin Malik.Taking a dig on capitalism, JKLF chairman said that it has in fact ruined the very basic of our society and today we all have turned so worldly that morality and ethics are of no value for us. This urge for more money and more luxuries has taken away humility and modesty from us and today we see worst kind of anarchy and social disposition in our society which is really heartbreaking.He said that our Ulema, religious scholars, Imams and social leaders need to sit together and deliberate upon this situation and work for the betterment of our society on priority basis.

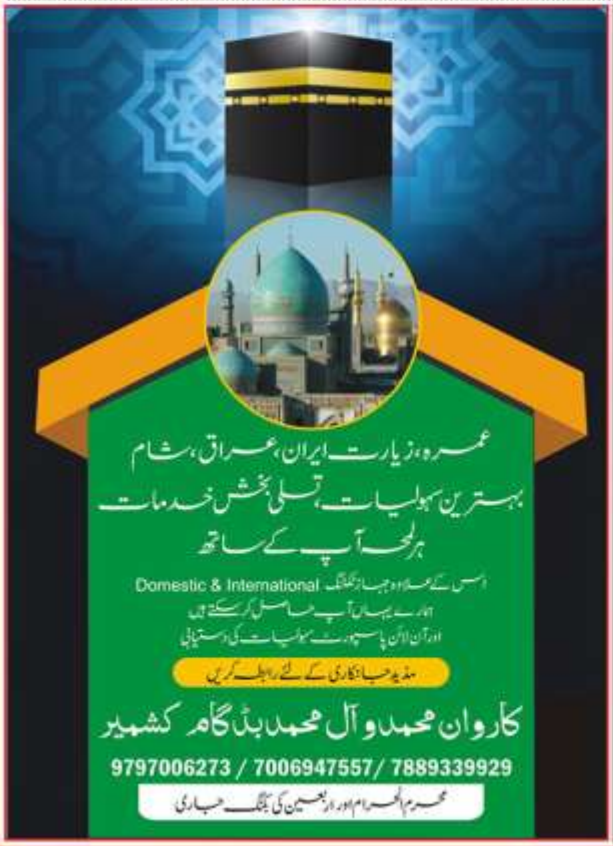

جشن میلاد محرک کربلا
(امام مجتبیٰؑ)

بفضل الٰہی و برکات حضرات پیغمبرؐ و آل پیغمبرؑ، بالخصوص بصدقہ صاحب الامر فرزند زہرا امام زمان علیہ السلام، حسب عادت دیرین بسلسلہ میلاد مسعود ثانی الائمہؑ ... خلیفہ خدا ... قرآن ناطق ... فرزند رسولؐ ... جگر گوشہ بتولؑ ... پسر علی مرتضیٰؑ ... برادر مولا حسینؑ ... مُصلحُ الحزبین ... امام الثقلین ... لولو البحرین ... مُقرّت الحرمین ... سید الدارین ... مسعود کونین ... اکبر السبطین ... قاعد الامامین ... مسموم الشهیدین ... ابو محمد حضرت امام حسن مجتبیٰ (علیہ الصّلوٰۃ و السّلام) ایک پرحاجت جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ علماء کرام امام مظلوم کی سیرت و سیاست پر روشنی ڈالیں گے۔ آل محمد کی خاص محبت رکھنے والے لوگوں کو دل کی عمیق گہرائیوں سے شرکت کی دعوت دیتے ہیں۔

زمان: ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۳۹ ھ یعنی ۳۱ مئی ۲۰۱۸ء بروز جمعرات
بعد از نماز ظہرین تا نماز مغرب۔
مکان: مسجد کاظمی سور ٹینگ رعناواری سرینگر کشمیر۔

التماس: امام مجتبیٰ کے میلاد کی خوشی پر افطاری کی دعوت تمام محبان آل محمد کو دیتے ہیں اگرچہ جلسہ کی ساعت میں شریک نہ بھی ہو سکیں

الداعی: اخوا المنتظرین فی قیادت امام زمانہؑ

رابطہ: 7889301308